105

پروگرام چلیس

Very good!
June 5, 1987

خدا جب اپنے کسی بندے کو اپنا جلال ظاہر کرنے کیلیئے چُن لیتا ہے تو پھر وہ اُسے نہ صرف حکمت، دلیری اور عُروج سے مالامال کرتا ہے بلکہ کلام پیش کرنے میں بھی مہارت اور کمال بخشتا ہے تاکہ سُننے والے اُسکی روحانی جوشش سے بھری تقاریر سُن کر اپنے آپ کو پگھلتے دلوں کے ساتھ مسیحائی کی طرف مائل کریں۔ خدا نے پولُس کو کلام سُنانے میں قدرت بخشی یہی وجہ تھی کہ لوگ اُسکے پیغامات میں کھو کر "حق" کی طرف کھینچے چلے آتے تھے۔

یروشلیم اور قیصریہ میں آئیندہ دُو سال کے واقعات بہتر طور پر پولُس کے سلسلۂ تقاریر کے متعلق بیان کیئے جا سکتے ہیں۔ جہاں اُسے کبھی سرکش ہجوم کے سامنے، کبھی صدرِ عدالت کے سامنے اور کبھی بادشاہوں کے سامنے سچائی پیش کرنے کا موقعہ ملا۔۔۔۔ اُسے طرح طرح کی اذیتیں دے کر قید و بند میں بھی ڈالا گیا لیکن سچائی ... سچائی تو بند دروازوں اور پتھر کی مضبوط دیواروں کو چیرتی ہوئی گزر جاتی ہے ... ہجوم جلد ہی پولُس کا کام تمام کرتا لیکن جب وہ اُسے ہیکل کے باہر گھسیٹ کر لے جا رہے تھے تو پلٹن کے سردار نے سپاہیوں کے چند دستے لے کر اُسے بچایا۔ پولُس نے بھیڑ سے خطاب کرنے کی اجازت حاصل کرنے لوگوں کی مادری زبان میں اُن سے خطاب کیا۔ یہ تقریر جو پولُس نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر کی اُسکے قبولِ مسیح کا دوسرا بیان ہے۔ یہ مدِنظر رکھکر کہ وہ یہودیوں سے مخاطب ہے اُس نے اپنے یہودی خون، تعلیم اور مسیحیوں کے خلاف اُس پہلے جوشش اور اُن واقعات پر جن سے وہ مسیح کا شاگرد اور رسُول بنا زور دیا۔ وہ اُسکی بات خاموشی سے سنتے رہے جب تک کہ اُس نے غیر قوموں میں اپنی خدمت کا ذکر نہ کیا جس پر سردار کو اُسے قلعے کے اندر لے جانا پڑا۔ یہاں پولُس نے اپنی رومی شہریت کی بنا پر اپنے آپکو کوڑوں کی سزا سے بچالیا۔ بائبل مقدس میں اعمال 22 باب اُسکی 23 سے 29 آئیت تک لکھا ہے "جب وہ چلاتے اور اپنے کپڑے پھینکتے اور خاک اڑاتے تھے تو پلٹن کے سردار نے حکم دے کر کہا کہ اُسے قلعہ میں لے جاؤ اور کوڑے مار کر اُسکا اظہار لو تاکہ مجھے معلوم ہو کہ وہ کس سبب سے اُسکی مخالفت میں یوں چلاتے ہیں۔ جب انہوں نے اُسے تسموں سے باندھ لیا تو پولُس نے اُس صُوبہ دار سے جو پاس کھڑا تھا کہا کیا تمہیں روا ہے کہ ایک رومی آدمی کے کوڑے مارو۔ اور وہ بھی قصور ثابت کیئے بغیر؟ صوبہ دار یہ سُن کر پلٹن کے سردار کے پاس گیا اور اُسے خبر دے کر کہا تو کیا کرتا ہے؟ یہ تو رومی آدمی ہے۔ پلٹن کے سردار نے اُسکے پاس آ کر کہا مجھے بتا تو۔ کیا تو رومی ہے؟ اُس نے کہا ہاں۔ پلٹن کے سردار نے جواب دیا کہ میں نے بڑی رقم دے کر رومی ہونے کا رتبہ حاصل کیا۔ پولُس نے کہا میں تو پیدائشی ہوں

پس جو اُسکا اظہار لینے کو تھے فوراً اُس سے الگ ہو گئے اور پلٹن کا سردار بھی یہ معلوم کر کے ڈر گیا کہ جسکو میں نے باندھا ہے وہ رومی ہے۔"

اگلے دن الزامات معلوم کرنے کیلئے پلٹن کے سردار نے پولس کو یہودی صدر عدالت کے سامنے حاضر کیا۔ پولس نے صدرِ عدالت سے خطاب کرنے کی کوشش کی لیکن سردار کاہن کے ایک حکم کے سبب سے کہ اِس کے منہ پر طمانچہ مارا جائے پولس کو فوراً ہی یقین ہو گیا کہ اُسے یہاں سے انصاف کی اُمید کم ہی رکھنی چاہیے۔ چنانچہ اُس نے فریسی فرقہ کے عظیم عقیدے کے ساتھ متفق ہونا ظاہر کیا کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنا درست ہے۔ یہ عقیدہ صدوقیوں کے نزدیک مکروہ تھا لیکن اِس اقرار سے پولس نے اپنے فرقہ والوں یعنی فریسیوں کی حمایت حاصل کر لی۔ صدرِ عدالت والے ایکدم آپس میں جھگڑ پڑے۔ پلٹن کے سردار نے اِس خوف سے کہ پولس کے ٹکڑے نہ کر دیئے جائیں اُسے دوبارہ قلعہ میں لے جا کر بند کر دیا۔ اگلے روز پولس کے بھانجے نے اُسے مار ڈالنے کی ایک بڑی سازش کا انکشاف کیا۔ چنانچہ راتوں رات سردار نے پولس کو فوجی دستے کی نگرانی میں قیصریہ بھیج دیا۔

پولس کے دشمن اُسکا پیچھا چھوڑنے والے نہ تھے۔ پانچ دن بعد سردار کاہن ترطلس نامی ایک خوش بیان وکیل کو لے کر قیصریہ پہنچا تاکہ وہاں گورنر سے پولس کے قتل کا حکم حاصل کر سکے۔ ترطلس نے اپنا بیان استغاثہ فیلکس کی چاپلوسی اور پولس کو بُرا بھلا کہنے سے شروع کیا۔ پولس نے مردانہ وقار کے ساتھ بغاوت کے الزام کو جھٹلایا لیکن یہ تسلیم کیا کہ وہ قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فیلکس پولس کو بے گناہ سمجھتا تھا لیکن اِس خیال سے کہ وہ یہودیوں کو ناراض نہ کرے مقدمہ ملتوی کر دیا۔ ۔ ۔ فیلکس نے امیسا کے بادشاہ عزیزس کی بیوی دروسلہ سے شادی کر لی۔ وہ اگرپا اول کی بیٹی تھی اور خالصتاً ہیرودیسی مزاج رکھتی تھی۔ فیلکس نے اپنی بیوی کے تجسس کو پورا کرنے کی خاطر پولس کو اپنے حضور وعظ کرنے کیلئے طلب کیا۔ پولس کی زندگی خطرے میں ہونے کے باوجود اُس نے فیلکس کے ضمیر کو جھنجھوڑا اور اُس مجرم جوڑے کے روبرو پرہیزگاری، راستبازی اور روزِ محشر کی آمد کا بیان پیش کیا۔ چنانچہ فیلکس اپنے قیدی کے سامنے کانپنے لگا۔ لیکن اُس نے اُسے اُس وقت بھیج دیا اور اُسے پھر بار بار بلاتا رہا۔ اِس غرض سے نہیں کہ خوشخبری سُنے بلکہ اِس لئے کہ پولس اُسے اپنی رہائی کے عوض کچھ رشوت دے۔

دو سال کے بعد فیلکس کو روم میں اُسکی بداعمالیوں کی جواب طلبی کیلئے بلایا گیا اور وہ پولس کو قید ہی میں چھوڑ کر چلا گیا۔ اُس کے بعد فیستس اُسکی جگہ مقرر ہوا۔ یہودیوں نے پولس کے مقدمہ کو دوبارہ شروع کیا اور اُسے یروشلیم لانے کیلئے شور مچایا۔ پولس نے اُنکے الزامات کا انکار کیا اور یروشلیم

جانے کیلئے فیستس کا پیش کردہ خیال نہ مانا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہاں جانا اپنے آپکو شیر کے منہ میں دینے کے برابر ہے۔ لہذا اُس نے جواب دیا "میں قیصر کے ہاں اپیل کرتا ہوں"۔ فیستس نے اُسے جواب دیا کہ "تو قیصر ہی کے پاس جائیگا"۔ اِس واقعہ کے دو سال پہلے پولس نے کرنتھس میں ایک وسیع تر تبلیغی منصوبے کا ارادہ کیا تھا۔ کہ وہ روم اور پھر وہاں سے اسپین جائے گا۔ لہذا ایک بار اور لوگوں کی شرارت خدا کے ارادوں کی تکمیل میں مددگار ثابت ہوئی۔ گو یہ اِسطرح تو نہ ہوا جیسا کہ وہ منتظر تھا پھر بھی اب پولس روم جانے والا تھا۔

پولس کے مقدمہ نے فیستس کو پریشان کر دیا کیونکہ پولس کو قیصر کے سامنے پیش کرنا ضروری تھا پھر بھی گورنر اُس کے خلاف کوئی خاص الزام بیان نہ کر سکا۔ یہودیوں کی شکایات صرف یہودی رسم ورواج سے متعلق بحثیں جن سے وہ واقف نہ تھا۔ عین اِس موقعہ پر ہیرودیس اگرپا دوم نئے گورنر کو مبارکباد دینے کیلئے قیصریہ آیا۔ اگرپا اپنی بہن برنیکے کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کر رہا تھا جو اپنی بہن دروسلہ کی طرح حسین، چالاک اور عیاش تھی۔ اگرپا نے یہودی ہونے کے باعث اِس مقدمہ میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ چنانچہ پولس کو اُس کے سامنے بیان دینے کیلئے طلب کیا گیا۔ اِس نوعیت کے سامعین کے سامنے پولس کو بولنے کا کبھی موقعہ نہ ملا تھا۔ وہاں ایک رومی گورنر دو کینہ پرور ہیرودیسی یعنی اگرپا اور اُسکی اہلیہ برنیکے جو اُسکی حقیقی بہن تھی۔ علاوہ ازیں رومی دارالحکومت قیصریہ کے اہم فوجی اور شہری افسران بھی حاضر تھے۔ یہاں ایک بار پھر پولس نے اپنی مسیحیوں کو ستانے کی روداد اپنے قبول مسیح کے حقائق کو دہرایا۔ پولس کی اِس تقریر کا نشانہ یہودی اگرپا تھا۔ اُسکا مرکزی مقصد یہ تھا کہ ظاہر کیا جائے کہ خوشخبری خدا کی طرف سے ہے اور یہودی صحائف کے عین مطابق ہے لیکن بت پرست فیستس بدتمیزی سے پولس کے بیان میں مداخلت کرتے ہوئے بولا "بہت علم نے تجھے دیوانہ کر دیا ہے"۔ لیکن مہذب اگرپا نے مسیحی بننے کے متعلق ایک طنزیہ فقرہ کسا۔ خوش خلق پولس نے اپنے بیان کو ایک دلکش خواہش کے ساتھ ختم کیا۔ اُسکی دانست میں تخت وتاج، شان وشوکت سب ہیچ تھے۔ اُس نے کہا کاش! اگرپا اور سب حاضرین میری مانند ہو جائیں۔ پھر اُسکی نظر اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں پر پڑی جنہیں دیکھتے ہوئے اُس نے کہا "سوا اِن زنجیروں کے" دنیا کے یہ بے حس لوگ انجیل کی قدرت کا مقابلہ تو کر سکتے تھے لیکن وہ پولس کی معصومیت اور دلیری کا احترام کرنے سے باز نہیں رہ سکتے تھے۔ اُن کا فیصلہ تھا "اگر یہ آدمی قیصر کے ہاں اپیل نہ کرتا تو چھوٹ سکتا تھا"۔ لیکن پولس کا دل پختہ ایمان اور کامل اطمینان سے سرشار تھا۔ کیونکہ قربت الہی بخشتی آرام ایماندار کے دل کو

گیت ہے قربت الہی بخشتی آرام

S-No 48 OUR 0.15, 2.45

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں پولُس کی یروشلیم اور قیصریہ میں قید
اور دلیرانہ خطاب کے بارے میں سُنا۔ ہمارا اگلا پروگرام رُوم کے بحری سفر
سمندری طوفان، رُوم میں قید اور روم ہی میں تبلیغی کام سے مُتعلق ہے۔
ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے
دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم
کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ
کرنے کیلئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعہ کیلئے اگر آپ
ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسوّدہ حاصل
کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسوّدہ نمبر 105 طلب
کریں۔ پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام
کے آخر میں کریں گے۔
یہ مسوّدہ آپکو تقریباً
چھ ہفتے میں مل جائیگا۔

اب اجازت دیجئے

خدا حافظ